السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ننگے سر نماز جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر ٹوپی رکھتے یا نہ رکھتے۔ اگر رکھتے تو نماز کے وقت سر سے اُتار کر زمین پر یا جیب میں رکھ کر ننگے سر نماز پڑھتے یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھتے۔ ؟ بیّنوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سائل نے اپنی منشا کی تعین نہیں کی۔ اگر اس کی منشا یہ ہے کہ ننگے سر نماز جائز ہے یا نہیں۔ تو اس کے جواز ہونے میں کسی کا اختلاف

نہیں ہے۔ احرام کی حالت میں سب حاجی ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔

بلوغ المرام باب شروط الصّلوٰۃ میں ہے۔

«ولهما من حديث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا يُصَلِّي اَحَدُكُم فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ لَيس علی عاتقه منه شيءٌ۔»

''یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر کچھ نہ ہو۔''

دیکھئے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی ہے لیکن کندھے کا ڈھکنا ضروری بتلایا ہے۔ سر کا کہیں ذکر نہیں۔

آں حضرت کا عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی ہے۔ جس کے پڑھنے کی صورت یہ تھی کہ کپڑے کی دونوں طرفین خلاف طور سے کندھے پر ڈال لیں۔ یعنی اس کی دائیں طرف بائیں کندھے پر اور بائیں طرف دائیں کندھے پر ڈال لیں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سر پر کچھ نہ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

فعل کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول بھی ہے۔ بلوغ المرام میں ہے۔

(عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انَّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال (اذا كان الثوب واسعا فلتحف به يعنی فی الصَّلوٰۃ وفی المسلم فخالف بين طرفيه فان كان ضيقا فاتَّزر به» (متفق علیہ»

''یعنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا فراخ ہو تو اوڑھ لے۔ یعنی نماز میں اور مسلم کی روایت میں اوڑھنے کا طریق بتایا ہے کہ کپڑے کی دونوں طرفین خلاف طور پر کرے یعنی خلافِ طور سے کندھے پر ڈال لے۔ اگر کپڑا تنگ ہو تہ بند باندھ لے۔''

دیکھئے اس میں بھی کندھوں کا ذکر ہے۔ اگر سر کا ڈھکنا ضروری ہوتا تو کسی روایت میں اس کا ذکر بھی ہوتا۔

ایک شبہ اور اس کا جواب

بعض کہتے ہیں ایک کپڑے میں نماز اس وقت تھی جب کپڑوں میں تنگی تھی۔ اس وقت جائز تھی لیکن ان کا یہ کہنا صحیح نہیں کیونکہ جابر رضی اللہ عنہ باوجود کپڑا ہونے کے ایک کپڑے میں نماز پڑھ کر یہ مسئلہ بتایا کہ اب بھی جائز ہے۔ بخاری صفحہ نمبر 51

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

کنزالعمال میں ہے۔

«عن الحسن ان ابیَ بن کعب و عبداللہ بن مسعود اختلفا فی الصَّلوۃ فی الثوب الواحد فقال ابی لا بأس بہ قد صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ذالک اذا کان الناس لا یجدون الثیاب واما اذا وجدوھا فالصلوۃ فی ثوبین فقام»

«(عمر رضی اللہ عنہ علی المنبر فقال ما قال ابیٌّ ولم یال ابن مسعودٍ(عب»

(کنز العمال جلد نمبر 3 صفحہ 143)

''یعنی ابی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہوا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا نماز ایک کپڑے میں جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں پڑھی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اس وقت تھا جب کپڑوں میں تنگی تھی۔ جب کپڑا ملے تو پھر دو ہی کپڑوں میں نماز پڑھنی چاہیئے۔ ان دونوں میں فیصلہ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا ابی رضی اللہ عنہ کا قول ٹھیک ہے۔ اور عبداللہ بن مسعود نے کوئی کمی نہیں کی۔ (تحقیق میں)

پس جب ایک کپڑے میں نماز ثابت ہوگئی جس کے اوڑھنے کی صورت یہ ہے کہ دونوں طرفین خلاف طور سے کندھے پر ڈال لے تو ننگے سر نماز ثابت ہوگئی۔

نیز بخاری کے صفحہ 54 میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔

«صلیٰ رجلٌ فی ازارٍ ورداءٍ فی ازارٍ وقمیصٍ فی ازارٍ وقباءٍ فی سراویلَ وردءٍ فی سراویلَ وقمیصٍ»

''یعنی انسان تہ بند اور چادر میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے نیز تہ بند اور قمیص میں۔ تہ بند اور چوغہ میں۔ پاجامہ اور چادر میں پاجامہ اور قمیص میں۔''

کنز العمال جلد 3 صفحہ 14 میں یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابن حبان مرفوع ذکر کی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان تہ بند اور چادر۔ تہ بند اور قمیص، تہ بند اور چوغہ، پاجامہ اور قمیص میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس سے بھی صاف معلوم ہوا کہ سر ڈھکنا ضروری نہیں۔ نیز ابھی گزرا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا فراخ ہونے کے وقت کندھے ڈھکنے کا حکم دیا ہے سر ڈھکنے کا حکم نہیں دیا اگر سر کا ڈھکنا ضروری ہوتا تو اس کا بھی کہیں حکم ہوتا۔ ہاں افضل ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر بڑے بڑے صحابہ کی موجودگی میں یہ فیصلہ کیا ہے۔

یہ یاد رہے کہ افضل کے مقابلہ میں جواز ہے اگر کوئی جواز پر عمل کرے تو اس پر طعن یا اعتراض نہیں ہوسکتا جیسا کہ رات کو تہجد پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کوئی نہ پڑھے تو اس پر طعن یا اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

«اِذَا وَسَّعَ اللہ فَاَوسِعُوا»

''(یعنی جب اللہ تعالیٰ فراخی کرے تم بھی فراخی کرو۔'' (بخاری مع فتح الباری''

مشکوۃ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے قریب روایت ہے نیز عام حالت سلف کی یہی تھی کہ وہ پگڑی اور ٹوپیوں کے ساتھ نماز پڑھتے اور اسی بنا پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے پر اعتراض ہوا۔ اور حسن بصریؒ کے قول سے بھی یہی ظاہر ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الطہارت، ستر کا بیان، ج2ص14

محدث فتویٰ